

الحمد لله الذي جعلنا من عباده  
الذين هم في الدنيا والآخرة  
الذين هم في الدنيا والآخرة

والمؤمنين الذين هم في الدنيا والآخرة  
الذين هم في الدنيا والآخرة

والمؤمنين الذين هم في الدنيا والآخرة  
الذين هم في الدنيا والآخرة

<http://knooz-e-dil.blogspot.com/>

جس میں شریعت اور تصوف کی تحقیق اور اولیاء اللہ کے عجب ذکر و  
مصنوعہ

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب دیوانی قاضی امیری  
مصنف تفسیر ثنائی وغیرہ

پہلے حصہ  
۱۹۰۸ء  
مکتبہ دارالعلوم دیوبند



بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وعلى آله  
وصحبه أجمعين  
والسلام على  
سيدنا محمد وعلى آله  
وصحبه أجمعين

تاج محمد الله وعونه كتاب الامام الحسين لادبي محمد عبد الحق

## المشاعر

ممن تباركوا في الدنيا والآخرة  
والذين هم في الدنيا والآخرة  
والذين هم في الدنيا والآخرة

## التمنا

حضرت والد ماجد نے عالی مقام میں دو کتابیں تالیف کرائی ہیں  
تحت القلم عن رجال الصالحين والموطأ (مختار من  
الصحیحین) دونوں مکمل ہو چکی ہیں اب حضرت والد صاحب ایک  
خیر سی تالیف میں مصروف ہیں جن کی دو جلدیں ختم ہو چکی ہیں اس  
کتاب کا نام شاید خاتم شریعہ ہو گا یا فی الشریعہ یا فی احکام  
الشریعہ یا فی تفسیر الشریعہ یا فی شرح الشریعہ یا فی  
توضیح الشریعہ یا فی بیان الشریعہ یا فی تعلیل الشریعہ یا فی  
تدلیل الشریعہ یا فی تمجید الشریعہ یا فی تہلیل الشریعہ یا فی تہذیب الشریعہ یا فی تہذیب الشریعہ یا فی تہذیب الشریعہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی النبی و آلہ

# المعانی مصنف

اس مسئلہ کی غلط فہمی کے کچھ شریعت کو طریقت سے  
کیا نسبت اور تعلق ہے مسلمانوں میں تلخی و فراط و تفریط  
پوری ہے۔ بعض بلکہ اکثر جہاں تو اس میں بہا ہے کہ  
شریعت ظاہر ہے اور ظاہر میں تو کسی کے لئے تمام احکام  
شرعیہ کو جواب دی بیٹھتے ہیں۔ شریعت مطہرہ کے کسی حکم کا  
ادب اونکے دل میں نہیں ہے حتیٰ کہ نماز و روزہ کو بھی جو نشان  
اسلام سمجھے جاتے ہیں یہ نالائق ٹٹی کی آڑ میں شکار ہونے والے  
صاف صاف لفظوں میں جواب دیدی نہیں اور کھیلے منہ بہ منہ مطلب  
سمجھنے کے لیے الے الے رائے لپٹتے ہیں۔



نہ رکھو ورنہ مرنے کا نہ جہاں سجدہ و غلو کا توڑ دیکو زرا شراب و شہوات  
 ایسے ہی جاہلوں کے زخم اٹھا کر بعض اہل شریعت طریقت و تصوف  
 سے منکر ہو جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہی نمازیں جو ہم سید ہی تیر ہی  
 پڑھتے ہیں بس یہی اہل اسلام ہیں یہی پیغمبر اسلام علیہ السلام کی تعلیم کا عکاس  
 اصل میں مگر غور و یکہمیں تو دونوں کی رائے غلط گو ایسے طریق  
 کی تو اعلاط ملک کفر تک پہنچتی ہے اسلئے میں نے یہاں کہ اس رسالہ  
 میں شریعت اور طریقت کی نسبت اور تعلق بتلاؤں جو پیغمبر علیہ السلام  
 نے ان دونوں میں بتلایا ہے مگر شکل یہ ہے کہ طریقت اور  
 تصوف کا بیان شکل ہے جسکی نسبت کہا جاتا ہے کہ  
 فن التصوف ما اداق بیانه  
 یعنی تصوف کا فن ایسا یاد رکھو کہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا خیال اہل سنی و شیعہ  
 میں صیران و سرگردان میں پھر مجھ جیسے کچھ مجھ نے بتا دیا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ  
 مگر چونکہ اس مسئلہ کو بزرگان دین اور اکابر ان ملت تو حکماء و کرام و صوفیاء  
 عظام حتیٰ اللہ عنہم نے جو شریعت اور طریقت کے مسئلہ امام ہیں واضح طور سے  
 بیان کیا ہوا ہے لہذا اپنی کتابوں سے نقل کر کے مسئلہ ہذا کی  
 توضیح کرتا ہوں - الفصل للمقدم \*  
 (خاکسار مصنف)



# شریعت اور طریقہ

http://kn00z-e-dil.blogspot.com/

اس مسئلہ کی اصل بنیاد حدیث جبریل ہے جو بخاری و مسلم کی روایت سے  
مکتوبہ کے شروع ہی میں نقل کی ہے جبکہ محدثوں نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

ایک روز ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
حضور میں بیٹھے تھے کہ ناگاہ ایک شخص  
مساڑا نہ شکل میں بڑے سفید کپڑوں والا  
کیا اس نے ایمان اور اسلام کی بابت  
سوال کر کے یہ سوال کیا کہ حضرت یا  
احسان کیا چیز ہے آپ نے منہ مایا

عن عمر بن الخطاب قال بينما نحن عند  
رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات  
يوم اذ طلع علينا رجل شديد بياض  
الثياب الى ان قال اخبرني عن الاحياء  
قال ان تقبل الله كالمك تراها ذات له  
عن رافا فانه يراك الخ وف

احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت ایسی طرح سے کیا کہ گویا تو اسکو دیکھ رہا ہے  
اگر تو اسکو نہیں دیکھتا تو بھی کوشش کئے جا کیوں کہ وہ کچھ دیکھتا ہے  
یعنی جو کام کروائے کمال اخلاص سے اور اس نیت سے کہ وہ خدا ہمارے  
ایمان کو دیکھ رہا ہے

یہ کام کے دو حصے ہوتے ہیں ایک ظاہر اور ایک باطن۔ ظاہر تو یہی جو ہاتھ  
پاں وغیرہ سے حرکات ہوتی ہیں مثلاً ناز ٹہرتے ہوئے جسمانی حرکات کا ہونا۔  
جو کما اعمان امر جبکہ نازبان سے تکبیرات تسبیحات وغیرہ کا پڑھنا وغیرہ  
اور ظاہری افعال ہیں فقہاء اور علماء بھی انہی کے متعلق احکام بتلا یا کرتے ہیں  
یعنی یہ کہ سنہ اسن طرٹ کروئے عہدیوں یا ندہو۔ سر پہلے اور لے مقہ بھی اعمان وغیرہ  
جو ظاہری احکام ہیں علماء اور فقہاء انہی ظاہری احکام کی صحت دیکھ کر  
ناز کی صحت کا فتوے دید یا کرتے ہیں اور یہی انکا منصب ہے مگر باطنی فعل یعنی



اخلاص اور صحت نیت یعنی یہ کہ کہتے ہوئے ولی تو جہ فاعل کی اللہ تعالیٰ کی جانب پوری مٹی یا نہیں اس پر چونکہ علماء کو اطلاع نہیں اس لئے اس کی نسبت بلا جا ہی حکم لگا سکتے ہیں کہ ہر کام میں نیت نیک چاہئے لیکن یہی یا ظنی حصہ کی اصلاح کا نام تصوف یا طریقت ہے چنانچہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ الغریز ارشاد فرماتے ہیں کہ :-

شریعت کے تین حصے ہیں۔ علم عمل اور اخلاص حدیث کے تینوں حصے تحقیق

مہر کے شریعت کا تحقیق یہی نہ ہو گا اور جب شریعت تحقیق ہو گی تو خدا تعالیٰ کی مرضی حاصل ہو جائیگی جو تمام دنیاوی اور اخروی نیکیوں سے

بڑھ کر ہے کیونکہ خدا کی مخلوق ہی عیسیٰ علیہ السلام کی بہت بڑی ہے پس شریعت تمام دنیاوی اور اخروی نیکیوں کی تکفیل ہے اور کوئی سطح شریعت سے باہر

نہیں جیکی حاجت ہو۔ طریقت اور حقیقت جنکے ساتھ صوفیہ کرام مکمل ہوئے ہیں۔ یہ دونوں تیسرے حصہ کے کامل

کرنے میں جبکہ نام اخلاص ہے شریعت کی خادم ہیں۔ پس ان دونوں (طریقت اور حقیقت) کے حاصل کرنے سے

مطلوبہ شریعت ہی کی تکمیل ہے نہ شریعت کے سوا کوئی دوسری بات :-

اسی جلد کے مکتوب ۸۲ میں فرماتے ہیں کہ :-

شریعت را سه جنبه دست علم و عمل و اخلاص بتا این هر سه جزو تحقیق است

شریعت تحقیق بشود و چون شریعت تحقیق شد صفائے حق سبحانہ و تعالیٰ حاصل گشت کہ فوق جمیع سعادت و منور و آخر دین است در خوان من اللہ اکبر

پس شریعت تکفیل جمیع سعادت دنیوی و اخروی بکند و طلبے شائد کہ درائی شریعت در ان مطلب اعتیاج افتد طریقت و حقیقت کہ صوفیہ بآن ممتاز گشتند

ہر دو خادم شریعت اند و تکمیل شریعت ثالث کہ اخلاص است پس مقصود از تحصیل آن ہر دو تکمیل شریعت است

نہ امر دیگر و اسے شریعت :-  
«مکتوبات جلد اول مکتوب ۳۲»

اور حقیقت کے حاصل کرنے سے اصل مقصود شریعت ہی کی تکمیل ہے نہ شریعت کے سوا کوئی دوسری بات :-



المقصود شریعت و حقیقت عین یکدیگر  
اند و در حقیقت از یک دیگر جدا  
نیستند فرق صرف اجمال و تفصیل  
ست۔ استدلال و کشف است۔  
غیب و شہادت است۔ الی ان  
قال میں متحقق شد کہ خلافت شریعت  
علامت عدم وصول است بحقیقت  
کار خائے از خود (نقش بندہ در اللہ)  
تعالیٰ سرہ الاقدس سوال کرو کہ مقصود  
از سیر و سلوک چیست فرمود کہ معرفت  
اجمالی تفصیلی گرد و دستدلالی کشفی  
شود در نماز اللہ سبحانہ الثبات  
والاستقامۃ علی الشریعۃ علما  
و عملا صلوٰۃ اللہ تعالیٰ و سلام علی  
صاحبہا (مکتوب ۸۴)

مطلب یہ ہے کہ شریعت اور حقیقت  
بالکل ایک ہی ہیں ایک دوسری کو  
جدا نہیں۔ فرق صرف اجمال اور  
تفصیل کا ہے اور استدلال اور  
کشف کا ہے (یعنی جو بات ظاہری  
علوم شرعیہ میں بالاجمال اور بالاستدلال  
ملتی ہے وہی طریقت میں بالتفصیل  
اور مشاہدہ سے نظر آتی ہے لیں  
ثابت ہو کہ شریعت کا خلاف کرنا  
عدم وصول کی علامت ہے (یعنی  
جو کوئی صوفی کہلا کر شریعت کے خلاف  
کام کرتا ہے یہ سمجھو کہ وہ منزل مقصود  
پر نہیں پہنچا) ایک شخص نے حضرت  
نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ  
سیر و سلوک یعنی تصوف کیا مطلوب

ہے جواب دیا کہ اجمالی معرفت تفصیلی ہو جائے (یعنی جو شریعت میں بالاجمال  
روحانی حالات بتلائے جاتے ہیں وہ مفصل معلوم ہو جائیں اور جو امر عقلی یا عملی  
دلیل سے سمجھا جاتا ہے وہ کشفی طور سے مشاہدے میں آجائے گا  
اسی جلد کے مکتوب ۴۲ میں فرماتے ہیں کہ۔

غیر اللہ کی عبادت دور کرنے میں سب  
سے اچھا آلہ اور تجویز اتباع سنت  
نبویؐ ہے۔

بہترین مصطفیٰ از الہ ان زنگ اتباع  
سنت نبیہ مصطفویہ است علی صاحبہا  
الصلوٰۃ والسلام والتحیہ (مکتوب ۴)

جلد دوم کے مکتوب ۲۰ میں علماء اور صوفیاء کے اعمال کا ذکر فرماتے ہیں کہ۔



نصیب علماء ظواہر از این متابعت  
سید المرسلین بعد از تصبیح عقائد علم  
شرایع و احکام رست و عمل مقتضائاً  
آن علم و نصیب صوفیائے علیا  
با نچہ علماء و ارند احوال مواجید  
مست و علوم و معارف و نصیب  
علماء را حقیق کہ ورثہ انبیاء اند علیہم  
الصلوة و التسلیمات با النچہ علماء  
ظواہر و ارند و با النچہ علماء  
مستاز اند

(مکتوبات ۱۳)

علماء ظاہر کا حصہ یہ ہے کہ بعد کچھ  
عقائد منہجہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
کے احکام کی تابعداری کرتے ہیں اور  
صوفیاء کرام کا حصہ علماء کے حصے کے  
علاوہ احوال اور مواجید ہیں (جو انہیں  
کشفی طور پر دے دیتے ہیں) اور علماء  
حقہ اور معارف اور علماء راہ حقیق کا جو  
انبیاء علیہم السلام کے حقیقی وارث  
ہیں یہ ہے کہ دونوں (علماء ظاہر اور  
صوفیاء) کے حصوں کو جمع کر لیتے ہیں  
(یعنی احکام ظاہری کی پابندی کے علاوہ

باطنی صفاتی بھی انہیں مل جاتی ہے)

ایسا ہی حضرت مخدوم جہانی شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس البدر  
الغریب اپنی مشہور کتاب فتوح الغیب کے مقالہ ۳ میں فرماتے ہیں کہ :-

احمل الکتاب و السنة امارک و الظو  
فیہا و اعمل بہما ولا تغیر بالقال و القیل  
والموس قال للہ تعالیٰ و ما اناک الا سر  
تخذ و ما اناک عنہ فانہی لا  
واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب  
واتقوا اللہ ولا تغالغو لا فتروا  
العمل بما جاء بہ و تحترعوا لانفسکم  
عبدالعباد لا کما قال اللہ جل و علا  
فی حق قوم حنلوا عن سوا السبیل

کتاب اللہ و قرآن شریف) اور نہ  
منظرہ کو اپنا امام بنیاد اور انہی پر غور و فکر  
کیا کرو اور انہی پر عمل کیا کرو اور انہی  
نمودہ ہر کی قبل و قال اور یہود و مسیحوں  
سے فریب نہ لگایا کرو خدا ترانہ  
جو کچھ تم کو رسول علیہ السلام دین وہ  
لے لو اور جس سے منع کریں ہٹ کر رہو  
اور اللہ سے ڈرتے رہو اس کی مخالفت  
نکرو کہ جو احکام اللہ کے رسول علیہ السلام



درہبانیۃ مابتدا عودہ کتبہا حنیفہ  
 نداند تمدن کی ہو عن وریل نبیہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم و نزلہا من الباطن  
 و المزور فقال و ما بینہ من الهوی  
 ان ہوا لا وی یوحی ای ما لنا کہ یہ  
 من جندی لا من ہوا لا و نفسہ  
 ما تبعوا لہ قال ان کتبہا تحبون اللہ  
 فاتبعونی عجبکہ اللہ ذہین ان طریق  
 الحیۃ اتباع صلی اللہ علیہ وسلم ولا  
 و فلاح الخ (شرح النبی مقارن ص ۳۰)

لا کو ہیں ان پر عمل کرنا چھوڑ دو اور اپنی  
 پاس سے بدشعریاں بچاؤ کرتے لگو جیسا  
 کہ خداوند تو اسے لے کر آتوم (عیسائیوں)  
 کے حق میں فرمایا ہے کہ انہوں نے شہادت  
 ترک دنیا کی بدعت نکالی۔ ہم نے  
 انہیں فرض نہ کی تھی پھر خدا نے اپنے  
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو باطل اور  
 جھوٹ کو پاک بنادیا اور فرمایا کہ وہ  
 اپنی خواہش کو نہیں بولتا بلکہ جو اس کی  
 طرف وحی کیجاتی ہے اسی کو بولتا ہے

یعنی جو کچھ وہ تمہارے پاس لایا ہے وہ میرے پاس سے ہے نہ اوس کی اپنی خواہش  
 سے پھر خدا نے فرمایا اسی نبی تو کہہ اگر تم اللہ سے محبت کا دعوائے کرتے ہو تو میری  
 تابعداری کرو خدا تم سے محبت کرے گا۔ پس واضح کر کے بتلادیا کہ محبت کا طریق صرف  
 یہی ہے کہ ہر کامے قول اور فعل میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کیا وی۔  
 اے ایسے وہ جلیل القدر بزرگوں کی شہادتوں سے جو امر ثابت ہوا ہے وہ  
 یہ ہے کہ شریعت کے دو حصے ہیں ظاہر اور باطن۔ یعنی ظاہری اعمال نماز روزہ  
 وغیرہ اور باطنی تعلقات خداوندی جو بندوں کو خالق سے وابستہ کرتے ہیں ظاہری  
 اعمال کی درستی اور ان کے قواعد بتلانا تو ظاہری علماء کا کام ہے۔ باطنی تعلقات  
 کی نیکی اور درستی صوفیاء کو کرام کی صحبت کا اثر ہے لیکن کون صوفی؟ وہ جن  
 جو صوف کے کپڑے پہنتے ہوں بلکہ وہ جسکا تعلق باطنی خدا سے مضبوط ہو گیا  
 ہوں کہو کہ صوفی وہ ہے جو شریعت دونوں حصوں (ظاہری اور باطنی) پر فعال ہو  
 پس ایہ تصوف اور الہی طریقت سے کون اککاوی ہے؟ ایمان سفہ نفسہ  
 نزدیک اللہ و جانی منہ جو کہہ اللہ یاد دہنے جیت و جب منہ جیت و جب



عمل یقینی الی حبك

پس تصوف ہی پر عمل کرنے یا یوں سمجھو کہ صوفی بننے کی تاکید کرنے کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلَاحَةِ كَافَّةً** یعنی اے مسلمانو! پورے اسلام پر عمل کرو یعنی ظاہر باطن شریعت کے دونوں حصوں کی تکمیل کرو ورنہ ظاہری ارکان کسی کام نہ آویں گے۔ بغیر تصوف یعنی بغیر اخلاص کامل جو ارکان شریعت ادا کئے جائیں انکی نسبت خداوند تعالیٰ نے صفات فرمایا ہے کہ :-

لَيْسَ الْمَرْءُ تَوَكُّلاً وَجَوْهَ قِبَلِ  
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

یہ کوئی نیکی کا کام نہیں کہ مشرق کو یا مغرب کو منہ پھیر کر دو

یعنی بغیر اخلاص اور بغیر تکمیل حصہ باطن نماز ادا نہ کرو کسی اہل دل نے انہی کو کی طرف اشارہ کر کے کہا ہے :-

نماز جاہلان سجدہ سجدہ دست نماز عاشقان شرک و جود دست

یعنی کامل بندوں کی نمازیں بظاہر اخلاص کامل ہوتا ہے وہ اس کی تکمیل پر زیادہ زور دیتے ہیں اور ذرہ ذرہ ظاہری ارکان پر نہیں ادا کرتے کہ کسی شخص نے رفع یدین یا آمین یا بچ کر دی تو اس آگ کی گولہ ہو گئے اور حکم بدایا کہ اس کے ساتھ مل کر نماز جائز نہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ ظاہری ارکان ادا ہی نہیں کرتے کلا فقہا شافعی و کلام

اس امر کی مثال (کہ تصوف سے باطنی تقویٰ کی تکمیل کیونکر ہوتی ہے) حضرت حجت الاسلام الہند شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہ رسالہ تمہات میں فرماتے ہیں :-

شیخ چنیرہ تحصیل این معنی از ملاحظہ مجاویہ بین البدو عبیدہ چنانچہ در حدیث قسمت الصلوٰۃ للینی و بین عبدی یدرا اشارت ست نفع ترمیث ۴ (صفحہ ۱۹)

عبادت مرقومہ کا مطلب بتلانے سے پہلے اس حدیث کا مضمون بتلانا ضروری ہے جسکی طرف شاہ صاحب نے اشارہ کیا ہے



حدیث قدسی میں آیا ہے کہ خدا فرماتا ہے میں نے نماز کو اپنے میں اور اپنی بندگی میں تقسیم کر دیا ہے۔ میرا بندہ جب الحمد للہ کہتا ہے تو میں کہتا ہوں صلاتی عبدی (میرے بندے نے میری حمد کی) اور جب الرحمن الرحیم کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے اے انبی علی عبدی (میرے بندے نے میری تعریف کی) اور جب مالک یوم الدین کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے عبدی (میرے بندے نے میری بندگی کیا کی ہے) اور جب ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے اے عبدی و عبدی فاسأل (یہ میرے اور میرے بندے میں شریک ہے کیونکہ میری تعریف اور بندگی دعا ہے اور جو بندے نے مجھ سے طلب کیا ہے وہ اسکو ملے گا) اور جب اھدنا الصراط المستقیم اخیر تک تو خدا فرماتا ہے کہ ہذا عبدی و عبدی فاسأل (یہ میرے بندے کی دعا ہے اور یہ بندے نے سوال کیا ہے وہ اسکو ملے گا) \*

ایہ ہے مضمون حدیث شریف کا جسکی طرف شاہ صاحب نے اشارہ فرمایا ہے کہ دل کو دولت کو دور کرنے اور صفائی حاصل کرنے کے لئے اس و زیادہ مفید کوئی چیز نہیں کہ نسبت فرمودہ سرور کائنات میں ہر ایک حکم پر نماز ہی ہے خیال رکھئے کہ خدا کی طرف سے مجھے جواب ملے کہ عبدی و غیرہ کلمہ میں طرح عورت و فکر کے ساتھ نماز پڑھنے سے دل میں اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل ہوتی ہے یہ تو ایک مثال ہے اسی طرح تمام کاموں کو سمجھنا چاہئے اسی نیک عبادت کے مضبوط اور مستقیم کرنے میں نیک لوگوں کی صحبت کو دخل ہے یہی وجہ ہے کہ خداوند تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا ہے یٰٰذَا اَعْلٰیہِمْ اٰیٰتہمْ وِیں گِیٰہِمْ وِیٰعْلٰہِمْ الْکِکَابِ وَالْحِجْمَہ (یعنی خدا نے اپنا رسول بھیجا ہے جو اس کے احکام لوگوں کو سکھاتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے کتاب اور و انائی کی باتیں سکھاتا ہے) تعلیم اور وعظ کے علاوہ ترکیب کا لفظ بھی جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت فرمایا گیا ہے تصوف کی اصل الاصول ہے یہی ترکیب تصوف اور طریقت کے قواعد سے حاصل



ہوتا ہے یعنی اندر نہ فی صفا فی جبکا اثر یہ ہوتا ہے کہ آدمی اپنے پروردگار کی عبادت  
 دل لگا کر اور ہمہ تن متوجہ ہو کر کرتا ہے۔ دنیا و دنیا سے سرزد ہوتا ہے ہر وقت  
 اس کو یہی دہن رہتی ہے کہ میرا مالک مجھ سے رہنی ہو جائے اور میں دنیا و خستہ  
 کے ساتھ واپس نہ جاؤں +

نیک صحبت یا صوفیاء کرام کی مصاحبت کی مثال ایسی سمجھو کہ ایک شخص  
 مستند کی عبادت بطور خود لکھتا ہے کوئی حرف غلط لکھتا ہے تو کوئی سمجھ جی  
 کہہ لیتا ہے غرض اس کی تحریر ایسی تو ہوتی ہے کہ حضور سمجھ میں آسکے لیکن  
 کسی سرکاری دفتر میں کام نہیں کر سکتا جتنا کہ بہت بڑی مشق اور عبادت  
 پیدا نہ کرے۔ یا یوں سمجھو کہ ایک شخص نے پہلو انوں کے ساتھ کام دیا ایک ہی دن  
 میں سیکھ لیا لیکن وہ لکھنے ہی سے کسی بڑے مشاق پہلو ان سے مقابلہ نہیں  
 کر سکتا۔ ٹھیک اس طرح سمجھو کہ ایمان پر بعض دفعہ جو ایک حالت وارد ہوتی ہے  
 کہ وہ دنیا کو بالکل منقول سمجھ کر کمر لگے اور کمر ہی تک بہت دن خدا کی طرف متوجہ  
 ہو جاتا ہے مگر یہ حالت اس کی غیر مستقر ہوتی ہے۔ اسی حالت غیر مستقرہ کو  
 مستقر کرنے میں نیک لوگوں کی صحبت کو دخل ہے۔ اس سلسلہ مصاحبہ کرام جو  
 سید الانبیاء کے صحبت یافتہ تھے تمام مسلمانوں سے افضل ہیں +

## نتیجہ تصوف و طریقت

اسی تمام تقریر سے جو اوپر بیان ہوئی ہے یہ امر بالوضاحت ثابت  
 ہوتا ہے کہ صوفیاء کے کرام و اولیاء عظام کی محبت اور ان کی تعظیم و احترام  
 ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض و عناد رکھنا گمراہی اور ضلالت ہے کیونکہ  
 اولیاء اللہ اور صوفیاء کے کرام شریعت کا ایک صحیح نمونہ ہیں بلکہ ان



سمجھئے کہ شریعت کی انہوں ہی سے تعمیل کر کے دکھائی ہے پھر کیا جو شخص شریعت کی پابندی کرے بلکہ اسکا پیچہ غوثہ ہو اس سے کینہ و عداوت رکھے والا ایمان دار اور مسلمان ہو سکتا ہے ؟ حاشا وکلا۔ حدیث فدی ہی ہے :-

من عادی لی ول یا فقد اذنتہ بلکون (الحديث)

خدا فرماتا ہے جو کوئی میرے ولی کو عداوت رکھے میرا اعلان جنگ ہو۔

اس لئے کہ سرکاری سپاہی کی توہین اور تذلیل کرنا کون نہیں جانتا کہ بادشاہ سے مقابلہ کرنے کے برابر ہے مگر غور طلب بات یہ ہے کہ تعظیم و تکریم کے کیا معنی ہیں ؟ عیسائی اور مسلمان دونوں قومیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم کرتی ہیں۔ دونوں کی تعظیم میں فرق ہے۔ عیسائی تو حضرت عیسیٰ کو خدا اور خدا کا بیٹا اور سرور سمجھتا تعظیم جانتے ہیں مگر مسلمان ایسی تعظیم کو کفر کہتے ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود ایسی تعظیم کے منہج فرمایا ہے پس ثابت ہوا کہ تعظیم و تکریم کی یہی درست اور صحیح ہے جو ان بزرگوں کے منشاء کے مطابق ہو۔ پس اچکل ان بزرگوں کی تعظیم و تکریم میں خود ان بزرگوں کے خلاف منشاء و زیادتیاں نہیں ہیں وہ ہرگز تعظیم نہیں بلکہ بے ادبی ہے جس سے ناحق ان بزرگوں کو قیامت کے دن خدا کے سامنے جوابدہی لازم ہوگی جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی تعلیم کی بابت قرآن شریف میں مذکور ہے :-

مَنْ يَحْسِرْ هِمًّا دَمًا يَغْدُلْ دُونَ مِثْقَلِ ذَرَّةٍ مِنَ الْحَقِّ قَدْ قُبِلَ عَمَّا تَمَّ أَصْلَابُكُمْ  
أَوْ لَوْ هُوَ لَأَرْأَاهُمْ صَدَقُوا السَّبِيلَ  
إِلَّا سَجَدَ لَكَ مَا كَانَ يَتَّبِعُنِي لَنَا أَنْ  
نُحَدِّثَ مِنْ حُدُودِكَ مِنْ أَوْلِيَاءِ وَلَكِنْ  
نَسْتَعِينُكُمْ وَأَبَاءُ هُمْ حَقًّا كَسُوا الذِّكْرَ  
وَلَا تَحْمِلُوا بُولًا (سپاہ ۷۷)

کہ جس روز اندا لگو اور ان کے معبودوں کو چھو  
یہ لوگ اللہ کے سوا پوجتے ہیں سب کو  
جس کر گنا تو کہیگا کیا تم نے میرے ان  
بندوں کو گمراہ کیا تھا کہ تم سے دعائیں  
مانگتے رہی یا وہ خود ہی گمراہ ہوئے۔  
وہ کہیں گے کہ خدا وندا ! تو پاک ہے ہمیں  
تو خود دلائق نہیں تھا کہ ہم تیری سوا کسی کو



اپنا متولی سمجھیں مگر تو نے انکو اور انکے باپ دادوں کو فراموشی اس لئے یہ لوگ نصیحت کو بھول گئے اور تباہ ہو گئے

بڑی بے ادبی جو بزرگان دین اور اولیاء کرام کی کیجاتی ہے یہ ہر جو ان کے خلاف منشاء ان سے استمداد اور حاجت روائی طلب کیجاتی ہے مثلاً تکلیف کی وقت یہ وظیفہ پڑھنا کہ ادا کن ادا کن۔ ازین غم آزاو کن۔ در دین و دنیا شاو کن۔ یا شیخ عبدالقادر را یا شاکشیا اللہ یا عبد القادر جسکے لئے میں یہ پیر صاحب کچھ دیکھے جسکی کوئی تیسین بھی نہیں کہ وہ کیا ہے کہ ان کے خلاف منشاء ہو کہ نہ حضرت محبوب بھائی مخدوم جہانی شیخ عبدالقادر سلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں فیض النیسابین حضرت ابن عباس رضی عنہما سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ الفاظ یہ ہیں کہ

اذا ما لیت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ ولو جهد العباد ان ینفعوک لشیئ لم یقضہ اللہ لکم لیم یقدر واعلیہ ولو جهد العباد ان ینضروک لشیئ لم یقضہ اللہ علیکم لیم یقیدوا والی ان قال فیہ یغنی لکل موطن ان یجمل ہذا الحدیث مرۃ لقلب و شعارۃ و ذناب و حدیث فیعمل بہ فی جمیع حرکات و سکنات حتی یموت فی الدنیا و الآخرۃ و یجید النور فیہما برحۃ اللہ عزوجل۔ (فتوح الغیب مقالہ ۷۲)

ما سال الثامن من سال الالجملہ

جب تم سوال کرو اللہ سے کیا کروا  
جب تم مدد چاہو اللہ ہی سے چاہو  
تھم زندہ رہو تمہیں کسی قسم کا نفع پہونگا  
جاہیں جو خدا نے تمہاری قسمت میں نہیں  
کہا تو کہیں بھی تمہیں نفع نہیں پہونگا  
سکینے اور اگر تمام بندوں کو شہنشاہ  
کریں کہ تمہیں کسی قسم کا نقصان پہونگا  
جو خدا نے تمہارے مقدر میں نہیں  
کیا تو کہیں نہیں پہونچا سکتے۔ اس  
حدیث کے نقل کرنے کے بعد میرا  
پیر صاحب رملتے ہیں کہ ہر ایک  
ایماندار کو لازم ہے کہ اس حدیث  
کو اپنے دل کا شیشہ بنائے اور اپنی



بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَضَعْفَ اِيْمَانِهِ

(مقالہ ۳۴)

نیچے اوپر کا اوڑھنا اور تمام حرکات  
سکناات میں اسی حدیث کو اپنا دستور لیا

بنائے تاکہ دنیا اور آخرت میں سلامت رہے اور دونوں جہانوں میں اللہ کی رحمت  
سے حصہ لے سکے۔ مقالہ ۳۴ میں فرماتے ہیں کہ جو کوئی اللہ کے سوا کسی مخلوق سے  
سوال کرتا ہے وہ خدا سے غاواقفی اور ضعف ایمان کی وجہ سے کرتا ہے یعنی ایسے  
شخص کو خدا کی معرفت نہیں اور اس کا ایمان کمزور ہے۔

ان حکامات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت ممدوح رحمۃ اللہ علیہ کو ہرگز  
منظور نہیں کہ کوئی شخص اُن سے استاذ کرے یا انکے نام کے دھنیے پڑے یا  
انکے پیٹھے یا شاہ جلال یا شاہ فیاض کے پس میں طرح حضرت شاہی  
علیہ السلام کے خلات کی شکل میں دراصل تعظیم نہیں بلکہ توہین ہے اسی طرح حضرت  
مخدوم جہانی قدس سرہ العزیز کی ایسی تعظیم جو اجل جابلوگ کرتے ہیں پوجا ان  
منشاء کے مخالف ہونے کے ہرگز تعظیم نہیں بلکہ خلاف اور شقاق ہے۔

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ جب اولیاء اللہ سے اراد طلب کیا جائے تو پھر ان کی  
بزرگی ہی کیا ہو انکی بزرگی کے سنے ہی کیا ہوئے گا

افسوس ہے کہ مسلمانوں کی سادگی کی یہاں تک ذلت پہنچ چکی ہے وہ یہہ  
نہیں جانتے کہ یہ کیا اولیاء اللہ کی فضیلت کم ہے کہ انکی تابعداری کا ہم کو حکم  
ہے وہ خدا کے نیک بندے ہیں انکی دعائیں اکثر خدا قبول فرماتا ہے وہ قبر و  
قیامت کے عذاب سے محفوظ ہیں چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے دَعُوْا مَدِيْنَتِيْ  
فَتَدْعُوْا مَدِيْنَتِيْ اَمِيْنُوْنَ۔ یعنی نیک بندے قیامت کے دن کی گہراہٹ سے بچوف  
ہو گئے۔ یہ نہیں کہ اُن کو خدائی میں کسی طرح کا دخل مل گیا ہے۔ خداوند تعالیٰ  
فرماتا ہے سُبْحَانَ الَّذِيْ يَسِيْرُ السَّمٰوٰتِ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يَكْنُ عَلِيْمٌ دِيْكَ ہُو  
وہ ذات جسکے قبضے میں سب چیزوں کا اختیار ہے اور وہ سب مخلوق کو جانتا ہے  
خدا احدیہ کہ اولیاء اللہ کی محبت ایمان ہے اور عداوت اور مخالفت ہے ایمانی کا



نشان ہے۔ ایسا ہی بر خلاف حکم قرآن و حدیث اور ان کے منشاء کے مخالف  
 ان سے استمداد کرنا اور اٹھتے بیٹھتے ان کے نام کا وظیفہ پڑھنا بھی اسلام  
 اور ایمان کے خلاف ہے۔ مولوی خرم علی بلہوڑی مرحوم نے کیا ہی اچھا  
 کہا ہے ۔

### نظم

اللہ کے لوگوں کی زبان اپنی کور و کو خدا تعالیٰ کے اس سے کیا ہو جسے کچھ بغض و کرم کے اولیا ہو پر اتنا اور بھی سن رکھی حضرت!	بزرگوں سے نہیں انکار ہم کو کہ جن کے دل میں جو بغض و کرم ہمیشہ ابر لغت اسیر رہے جو حق پر ناچلے اس پر بھی لغت
---	--

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا

اے ہمارے پروردگار ہمیں اور ہمارے بزرگوں کو جو پہلے ایماندار گذر چکے ہیں بخیر و

تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ

اور ہمارے دلوں میں ایمانداروں کا کینہ پیدا نہ کر اے ہمارے مولانا تو ہی

سَ وَفَّ رَحِيمٌ

بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے

آمین



# مسدس در بیان توحید

تجھے بولہو کر کیا ہو گیا ہے	جست کہ راج بدو بھڑا دی	ولی تو گہنی سوا التجا ہے	نہیں کیا اب تک تجھے سنا ہے
خدا فرما چکا تو ان کے اندر	میرے مختلف ہیں میرے قریب	میت میں آئی تو نہ جاو	نہ گراہو کی صورت تو ہو گراہ
نہیں طاقت سوا اس کی کہیں	کہ کام آو کی تیار کی گئی ہیں	ولی اور غوث اور مسکرت	بلا شک میں محتاج دوا
جو خود محتاج ہو دے دے	میرا اس سے بڑا مانگ کیا	مگر جو قبروں میں صبح اور شام	کیا انفس میں نہیں تو اہل اسلام
خدا کے اور نہ کوئی ہے کہ	میری شوگر یار داس میں	سزا و شکر کو سمجھ میں لگے	دو یہ بلور کھیر خوب دے بھی
خبر تو ان میں ہی ہے تحقیق	بھید کا خدا متشک کو بھلا	بدر خسرو کو اس کی سزا	نہ بھید کا خداوند اس کو سنا
رجیم استان مصیبت کا	معاذ اللہ جو اس نے بختا	تو رادو کو کھان میں پہن	سجستہ ہے شہر کا شہر ایمان
القرآن کو سچ جانتے ہو	تو میرے منتیں قبول کرتی ہو	کے سرو کی اور گہری ولی	کچھ سچی شیطانت و صی کر
کچھ نہیں یہ طور بدو سکھایا	پیر نے کہاں ہے یہ بتایا	نہ اہل جہاد و بار سا کا	طبیعیات بلاتجھتے کا
جہاں ہے یہ اسکا بھائی	کڑی کٹاؤں سے اسکی بھائی	کسی کو نہ وہ قریب جھکا	جیل کو دسم ویرم کیا و
کسی کو تیرے پستی ہو سکھاتا	مسلمانوں کو دیکھا اس سے	بھلا کر راہ جا خندق میں	انہیں ظالم آدمی قہر و کی تعلیم
غرض اللہ سے وہ تو ناکو روکا	مشابہ کا فرد بھی ہو گئے پر	خیال اتنا نہیں ہو کہ راہ	اس کے گڑھی ہیں منح سر
مسلمانو اگر اسو چو تو دلیں	خدا کو بھول نہ دے اسکی	پکارا ولیا کو دن میں ما	لیا نام خدا سہ سہ نہ تیرا
بہت غفلت میں تھو اتو جیا کو	خدا کہ ہوتا نہ دلی نہ مانگو		



نہیں کتاب اور طاقت کی	تمہیں نفع و ضرر پہو کی چیز	جو چاہو وہ دی کہتا ہوتی	نہیں ہر یہ جگہ دم مانے کی
خدا اس کو نہ ہو مصلیٰ تو انا	ہر اک شے کی امیدیں دانا	سمجھ کر کیا ہو گئی تیری رونا	میاں یا ہو گیا ہو تو دیوانا
عیا شہ پہل ہر عالم میں پھیلا	جو نافرین حق کو سو وہ بات	جو سمجھاویں نہیں سدا تو لانا	سمجھتی ہیں کیا ایسے کو بولا
تیا لہو کوئی شکر بخشی سو	کوئی شکر نہیں کہتے ہیں کہ	کہ منکر ہیں ہر گونہ بلا شکر	ایسی حساب یہ شکر نہیں دلی
ہیں انکار کر ہوتا ہی کا	تو بھیر کیوں جنو ہم اسکا طریقہ	مسلمان ہی کہلاتی ہم اسکا	سے اپنا تو ہو یہ قول سچا
جو ہوا دشمن آج کیسے	تو میری طرح ہم کی شاد ہو	محرم کو مناتے عریض کر	نہ لاتے پھن ہر گز بائیں
اگر جانتے حضرت علی کو	تو یہ کیوں کہتے ہم بھیر جی	خدا را چھل پر آئے ہو لو	درا یہ قول ہوتا کا سن لو
خدا یا مشرکوں کو کیجئے خوا	جسے مہیاب حضرت ہو	ہر دم خدا کی اسے بھیکار	رکھو حق دور ہو اس سے
جو بچے نجات حکم	یہ قول فرما کہ	دیار شہی کا بچے کچھ کم	دیکھا وہی حق اے نا حکم
نصیحت تو کر تو ہم گھو مار	اثر ہوتا نہیں پر کو نہ ہار	یہ بھیر بھی کہتے ہیں تو بنکار	خدا را چھوڑو رہم شکر کا
اگر ماتو تو اس میں تیری ہو	نہ ماتو گے تو بھیر جاگہ دی ہو	تہیں نہیں سن کسی کی کیا رچی	یہاں خود اپنی سر آئی ہو
	تو اپنی حال میں کچھ سوچ	خدا را ب بند کرنا خدا علم	

(شریعت کا کوٹل)





# فہرست موجودہ مطبوعہ الحدیث

ولیل الفرقان بحجاب اہل القرآن  
مولوی عبدالرحیم علی الہی قرآن کے مفصل  
رسالہ متعلقہ نماز کا کمال جواب ۳۰  
تقابل شلاشہ - تورات - کنیل اور قرآن  
کا مقابلہ قرآن مجید کی فضیلت ثابت کی گئی  
ہے عیسائیوں کی بھرت کا انقطاع فیہا  
مع حصول اک عشر  
ہو مسلم و المسلمین مسلمانوں کو  
فرقہ بندی سے نبرد کرنا اللہ سالہ ۱۴  
آیات متشابہات اصول تفسیر  
اور کیا متشابہات کی تحقیق ۳۰  
ہندو سب جہیز کے خالق  
فتوحات اہل حدیث - چٹکورت  
ٹیکورت - بنگال اور اٹلیستان میں  
الحدیث کی تائید میں جو فیصلہ ہو گیا ہے  
ان کو جمع کیا گیا ہے ۴۲  
مرفق قادیانی ناہوار رسالہ کے ۵  
نمبروں کا مجموعہ - مع حصول عشر  
الہامی کتاب دید و قرآن کے اہام  
پر مسلمان اور آریہ عالموں کی بحث - ۶  
مہوات مرزا - عزاکہ مضامین متناہار

تفسیر ثانی اردو  
برہی کیفیت اس  
تفسیر کی تودیکھیں سو  
علوم ہوتی ہر ہندوستان کے مختلف  
مذہبوں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے  
تفسیر دوم کالم میں ایک میں الفاظ قرآنی  
مترجم ہمارے دہ کے معنی ہیں دوسرے  
میں ترجمہ کے الفاظ کو تفسیر میں لیکر  
کی گئی ہے شیخ خواجہ میں مخالفین  
کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقاید  
کے گروہ میں ایسا کہ باید و شاید - تفسیر  
تیسری ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک دروہ  
لال عقلی و نقلی سے آن حضرت کی نبوت  
ثابت ہے ایسا کہ مخالفت کو بھی بشرط  
انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول  
اللہ کہنے کے مجاز نہ ہو تفسیر سات جلدوں  
میں ہے جن میں سے پانچ جلدیں تیار ہیں چھٹی  
میں طبع ہے -  
جلد اول قیمت ۵ جلد دوم قیمت ۵  
سوم ۵ ۵ ۵ چہارم ۵  
پنجم ۵ ۵ پانچوں جلدوں کی ایک  
جامعہ خریداری سے مع حصول اک عشر



## رسالہ مسلمان بہتر

آج کل اسلام پر ہر چار طرف سے حملے ہو رہے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں جیسا کہ ہندو اور آریہ اور دیگر قریبی جن طرح اسلام پر نئے اعتراضات کرتے ہیں وہ سب کو معلوم ہیں اس لیے بہت ضروری ہو کہ مسلمانوں کی طرف سے ان حملات کے باقاعدہ جوابات دیے جائیں۔ اسی غرض کے لیے یہ رسالہ (مسلمان) جاری ہوا ہے جو ہر مہینے کی بند راز تاریخ کو زیر ایڈیٹری مولانا ابوالوفاء شاعر البدر صاحب (مولوی فاضل شائع ہوتا ہے۔ مولانا موصوف کا زور قلم اہل ملک کے مخفی نہیں۔ اس رسالہ میں اسلام کی خوبونما اظہار اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کو معقول جوابات دیے جاتے ہیں کہیں اسلام کے بھی خواہ اور ترقی چاہنے والوں کے امید ہے کہ اس سال کی دلچسپ قدر کے بہت جلد خریداری کی درخواست بھی ہوگی۔ قیمت سالانہ عیسوی۔ بیچرا مسلمان

## اخبار الیقین حد امیر

یہ اخبار کیا ہے؟ مجمع البحرین ہو جیتے ہیں دنیا کا مجموعہ ۱۸۲۲ کے ۱۶ حصوں پر ہفتہ وار ہر حصہ کو اہل حدیث پر لیا مرسر سے شائع ہوتا ہے میں مصنا میں مذہبی اخلاقی مسائل فتوے اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات وغیرہ درج ہوتے ہیں اور ایک دو حصوں پر دنیا کی جدید خبریں بھی درج ہوتی ہیں۔ غرض یہ اخبار توحید و سنت کا حامی۔ شرک بدعت کا دشمن مخالفین کے سامنے ڈھال کا کام دینے والا۔ دنیا کی جدید خبریں بتانے والا ہے قیمت سالانہ تین روپے (سے) نمونہ کار پر چھپوانے پر مفت بھیجا جائے گا۔

اخبار الیقین

بیچرا مسلمان